کے ساتھ بھی دوسرے بھائی زیادتی کرتے تھے اور دوسری بات یہ کہ انکو روکنے کا جو بہانہ ڈھونڈا تھا اس سے ان کو آگاہ کر دیا۔

عمل کی بات: یہاں سے ہمیں کچھ اصولوں کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ جب سگے رشتہ دار آپس ہی اکٹھا ہوتے ہیں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

(۱) ایک دوسرے کی زیادتی کو بھول جانا چاہیے۔ اسکا ذکر بھی نہ کریں۔
(۲) اگر کوئی برا کرے تو معاف کر دینا چاہیے۔
(۳) اگر کوئی گالی دے اسکے بدلے بھی دعا دیں۔
(۴) اپنے دل کو صاف رکھے تو حی کا نور چمکے گا۔

آیت 70: حضرت یوسف کی خواہش ہوئی کہ اپنے بھائی کو اپنے پاس رکھ لیں انہوں نے اپنا ایک پانی پینے کا پیالہ اسکے سامان کے اندر رکھ دیا۔ جیسے ہی قافلہ روانہ ہونے لگا ایک پکارنے والے نے آواز لگائی کہ "تم لوگ تو چور ہو" اب سنو آیات تک بھائیوں کے ساتھ بادشاہ کے خادموں کی بات چیت چلے گی۔ اور جب وہ پیالہ نکل آیا تو پھر کیا فیصلہ کیا گیا؟

جواب: چور کیلیے فیصلہ کیا گیا کہ وہ جسکا پیالہ تھا یعنی حضرت یوسف کا اسکے پاس اسکو چھوڑ دیا جائے۔
یہ قانون مسلک بنی اسرائیل کا تھا لیکن اس طرح اللہ تعالیٰ نے اسکو یہاں لاگو قرار دیا۔

آیت 76: اللہ تعالیٰ جسکے چاہے درجے بلند فرمائے، یہاں ذی علم سے کیا مطلب ہے؟

جواب: ہر عالم سے بڑھ کر کوئی نہ کوئی عالم ہوتا ہے۔ اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ ایک علم دنیا کا ہے اور اسکے اوپر ایک علیم یعنی اللہ کا علم ہے۔

Hilroy